4 مالی خدمات تک رسائی میں توسیع

4.1 مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی (این ایف آئی ایس)

اسٹیٹ بینک ملک میں شمولیتی معاشی نمو کو فروغ دینے کی خاطر اپنے تزویراتی مقاصد میں سے ایک مقصد کے طور پر مالی شمولیت کے لیے کام کر رہا ہے۔ پاکستان میں مالی شمولیت کے لیے نصب العین میں بیان کیا گیا ہے کہ افراد اور فرموں کے لیے معیاری مالی خدمات تک رسائی اور استعمال اس طرح بہتر بنایا جائے کہ احترام اور انصاف کو ملحوظ رکھا جائے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں ایک جامع این ایف آئی ایس کا آغاز کیا جس کے تحت پاکستان کا ہدف 2020ء تک اپنی بالغ آبادی کے 50 فیصد کی مالی طور پر شمولیت یقینی بنانا ہے جس کا تناسب 2015ء میں ہونے والے مالیات تک رسائی کے سروے کے نتائج کے مطابق 23 فیصد تھا۔ نیز، وسیع تر مقصد یہ ہے کہ ملک کے ہر باشندے کی مالی شمولیت یقینی بنائی جائے جس کے لیے ڈجیٹل مالی خدمات کو فروغ دیا جائے اور زراعت، ایس ایم ای، اسلامی بینکاری اور سستی مکاناتی مالکاری جیسے ترجیحی شعبوں میں قرض گاری بڑھائی جائے۔

جدول 4.1: مالی شمولیت کے اظہاریے

اظہاریے	جون 15ء	جون 19ء	نمو (فیصد)
رسائی کے اعتبار سے			
امانتی کھاتوں کی تعداد (ملین)	41.7	54.7	31.2
برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس (ملین)	10.8	35.7	230.6
بینک امانتیں (ارب روپے)	9,153	13,961	52.5
ادائیگی کے انفراسٹرکچر کے اعتبار سے			
اے ٹی ایم کی تعداد	9,597	14,722	53.4
بینک برانچوں کی تعداد*	11,937	16,864	41.3
پوائنٹ آف سیل مشینوں کی تعداد	41,183	56,911	38.2

* بشمول مائکروفنانس بینک برانچیں

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان

این ایف آئی ایس نے کئی اعتبار سے نمایاں پیش رفت کی ہے: سازگار قانونی اور ضوابطی ماحول کی تشکیل، مالی منڈیوں اور انفراسٹرکچر کی ترقی، اختراعاتی مصنوعات اور خدمات، سہولت کے متبادل نئے ذرائع (اے ڈی سی) کی آمد اور استعداد کاری اور آگاہی کے اقدامات۔ نتیجتاً، پاکستان میں اکاؤنٹ کی ملکیت 21 فیصد ہو گئی ہے جو 2014ء میں 13 فیصد تھی (ڈبلیو بی جی گلوبل فنڈیکس رپورٹ 2017ء)۔ ترجیحی شعبوں کی قرض گاری میں پیش رفت کے حوالے سے تمام شعبوں نے قرضے کے اجرا اور رسائی کے لحاظ سے مثبت نمو دکھائی ہے (**جدول 4.2**)۔

جدول 4.2: شعبہ جاتی پیش رفت

شعبہ	جز	اساس م س 15ء	م س 19ء	فرق (فیصد)
زرعی قرضہ	قرضے کا اجرا (ارب روپے)	515.9	1,174	127.5
	قرض گیروں کی تعداد (ملین)	2.2	4	81.8
مائکروفنانس	قرضے کا مجموعی جزدان (ارب روپے)	45.5	207.5	356
	قرض گیروں کی تعداد (ملین)	1.3	3.49	168.4
ایس ایم ای مالکاری	واجب الادا جزدان (ارب روپے)	266	464.8	74.7
	قرض گیروں کی تعداد	152,534	183,606	20.3

این ایف آئی ایس کے تحت اسٹیٹ بینک کے اہم اقدامات **باکس 4.1** میں دیے گئے ہیں۔

باکس 4.1: مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کے تحت اقدامات

- **آسان موبائل اکاؤنٹ (اے ایم اے) اسکیم:** این ایف آئی ایس پلیٹ فارم کے تحت اسٹیٹ بینک نے 'اے ایم اے' اسکیم تیار کی جو ایک مربوط پلیٹ فارم ہے اور موبائل فون رکھنے والے کسی بھی شخص کو اپناڈ جیٹل ٹرانزیکشن اکاؤنٹ بلا تاخیر کھولنے کی سہولت دیتی ہے، اس کے لیے کسی بھی جگہ سے اور کسی بھی وقت Unified Unstructured Supplementary Service Data کو ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ اکاؤنٹ کھولنے کے لیے نئے صارفین کی رسائی کو بہتر بنایا جائے، ڈجیٹل مالی سہولتوں کا استعمال بڑھایا جائے، اس کے لیے مختلف نیٹ ورکس کے مابین ایک اکاؤنٹ سے دوسرے اکاؤنٹ کو لین دین کی تعداد بڑھائی جائے اور مختلف اقسام کی معیاری مالی سہولیات تک ڈجیٹل رسائی مہیا کی جائے۔ یہ اسکیم فی الحال ارتقائی مرحلے میں ہے اور توقع ہے کہ اسے منتخب اداروں کے ساتھ تجرباتی بنیاد پر شروع کیا جائے گا تاکہ عام کاروباری ماحول کے لیے اس سہولت کو مستند مانا جائے۔

- **چھوٹے بیمہ داروں کے لیے نادرا کے توثیقی اخراجات کو معقول بنانا:** چھوٹے بیمہ داروں کا بڑے پیمانے پر اندراج سہل بنانے کی غرض سے نادرا نے برانچ لیس بینکاری سہولت دینے والوں کی آسانی کے لیے توثیقی اخراجات کم کر کے 10 روپے کر دیے ہیں تاکہ برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس کھلوانے پر 'اپنے صارف کو پہچانیے' کے تقاضے پورے کیے جائیں۔

- **برانچ لیس بینکاری ایجنٹوں کی باہمی تعامل کی استعداد:** صارفین کو سادہ اور آسان انداز میں برانچ لیس بینکاری سہولیات فراہم کرنے کے لیے ون لنک نے ون آئی ڈی (1ID) کے نام سے ایک حل تیار کیا ہے جس کے تحت برانچ لیس بینکاری صارفین اپنی بایو میٹرک توثیق کرا کے برانچ لیس بینکاری ریٹیل دکانوں یا کسی بھی اے ٹی ایم پر، خواہ اس کا برانڈ کچھ بھی ہو، رقم جمع اور وصول کر سکتے ہیں۔ یہ طریقہ 26 ستمبر 2018ء کو باضابطہ طور پر شروع کیا گیا اور تقریباً 17 بینک اس اسکیم میں شامل ہو چکے ہیں۔

- **ڈجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس)۔اختراعی چیلنج سہولت (آئی سی ایف):** صارف کو توجہ کا مرکز بناتے ہوئے ڈجیٹل مالی خدمات کی ایک چیلنج سہولت قائم کی گئی ہے تاکہ ڈی ایف ایس کے دائرے میں برانچ لیس بینکاری کے اداروں، فِن ٹیک اداروں اور دیگر متعلقہ اداروں کو نئی مالی مصنوعات، خدمات اور ڈیلیوری پلیٹ فارموں کی تیاری / آزمائش یا موجودہ مصنوعات میں وسعت لانے کی ترغیب دی جائے۔ اختراعی ڈجیٹل مالی خدمات کے طریقوں پر منفرد تجاویز کو قبول کرنے اور آزمائش کے لیے یہ سہولت مئی 2018ء میں شروع کی گئی تھی۔ پیش رفت کے لحاظ سے ایویلیوایشن کمیٹی کی منظور کردہ فی الحال تین تجاویز عمل درآمد کے مرحلے میں ہیں۔

- **حکومت تا فرد (جی 2 پی) اور فرد تا حکومت (پی 2 جی) ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن میں مسائل / دشواریوں کی شناخت پر اسٹڈی:** اہم سرکاری محکموں میں حکومت تا فرد (جی 2 پی) اور فرد تا حکومت (پی 2 جی) ادائیگیوں کے پراسیس کو ڈجیٹل بنانے میں مسائل / دشواریاں سمجھنے اور مواقع اجاگر کرنے کے لیے تیسرے فریق سے تعلق رکھنے والے ایک کنسلٹنٹ کے ذریعے ایک اسٹڈی کی جا رہی ہے۔ اسٹڈی سے سرکاری محکموں کے سسٹمز / پراسیسز خودکار بنانے کا روڈمیپ ملے گا تاکہ ڈجیٹل ادائیگیوں کو سہولت دی جائے۔

- **خواتین کی مالی شمولیت:** خواتین کی مالی شمولیت این ایف آئی ایس میں اہم ترجیح اور مجموعی شعار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس شعبے پر مزید توجہ مرکوز کرنے کے لیے این ایف آئی ایس سکریٹریٹ نے بینکاری پالیسی اور بینکاری نگرانی گروپس کے ساتھ مشاورت سے 'Gender Mainstreaming Policy Framework' کا مسودہ تیار کیا ہے تاکہ مالی شعبے میں صنف سے مخصوص توجہ کو ترجیح دی جائے۔ اس فریم ورک کا مقصد یہ ہے کہ مالی شعبے میں مختلف ذرائع سے ایک gender lens متعارف کرایا جائے تاکہ خواتین دوست کاروباری روایات پروان چڑھائی جائیں۔

4.2 این ایف آئی ایس 2023ء لائحہ عمل

اگرچہ اکاؤنٹ کی ملکیت کے معاملے میں نمایاں بہتری آئی ہے تاہم ایسے اکاؤنٹس کا استعمال پست رہا ہے۔ اسی طرح زرعی شعبے کو قرضے کی دستیابی بہتر ہوئی ہے تاہم ایس ایم ای اور مکاناتی شعبے کو قرضے کی سطح جامد رہی ہے۔ مالی شمولیت میں علاقائی اور صنفی عدم مساوات کم ہونے لگی ہے تاہم ملکی سطح پر یہ فرق دور کرنے کی کوششوں کی ضرورت ہے۔

حکومتِ پاکستان نے آئندہ اس فرق کو دور کرنے کے لیے اپنے 100 روزہ ایجنڈے میں این ایف آئی ایس کو ترجیح دی تھی اور مندرجہ ذیل اہداف 2023ء تک حاصل کرنے کا اعلان کیا تھا:

- ڈجیٹل ادائیگیوں کا استعمال بڑھانا (ڈجیٹل لین دین کے 65 ملین فعال اکاؤنٹس، جن میں سے 20 ملین اکاؤنٹس خواتین کے ہوں)
- ڈپازٹس میں اضافہ کرنا (جی ڈی پی میں ڈپازٹس کا تناسب 55 فیصد تک لے جانا)
- ایس ایم ای قرضے کو فروغ دینا (سات لاکھ ایس ایم ایز کو قرضہ دینا اور نجی شعبے کے قرضے کا 17 فیصد ایس ایم ایز کو فراہم کرنا)
- زرعی قرضے میں اضافہ کرنا (ڈجیٹل ذرائع سے 6 ملین کاشت کاروں کو قرضہ دینا اور سالانہ تقسیم 1.8 ٹریلین روپے تک بڑھانا)
- اسلامی بینکاری کا تناسب بڑھانا (بینکاری صنعت کے 25 فیصد تک، اور اسلامی بینکوں کی برانچیں بڑھا کر مجموعی بینکاری صنعت کے 30 فیصد تک لے جانا)

ان اہداف کے حصول کے لیے پوری صنعت کے ساتھ تفصیلی مشاورت / تجزیے کے بعد ایک جامع لائحہ عمل ترتیب دیا گیا ہے جس میں ہر ہدف کے لیے مخصوص حتمی مدت اور ذمہ داریاں مقرر کی گئی ہیں۔ اقتصادی مشاورتی کمیٹی کی ذیلی کمیٹی نے اس لائحہ عمل کی توثیق کی اور عمل درآمد کے لیے محترم وزیر اعظم پاکستان نے 29 نومبر 2019ء کو اس کی منظوری دی۔

مزید برآں، این ایف آئی ایس کے لائحہ عمل کے ہموار طریقے سے اور بروقت عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے نظم و نسق کا ایک نظر ثانی شدہ ڈھانچہ بنایا گیا ہے جس میں زیادہ توجہ عمل درآمد کے علاوہ اس امر پر دی گئی ہے کہ صفِ اول کے اداروں کو ذمہ داریاں سونپی جائیں۔ این ایف آئی ایس کونسل میں تبدیلی کر کے اسے این ایف آئی ایس پالیسی اینڈ امپلی مینٹیشن کونسل کے نام سے آزاد ادارہ بنایا گیا ہے جو براہ راست وزیر اعظم کو جواب دہ ہے۔ نیز، سرکاری محکموں کو ڈجیٹلائز بنانے میں مدد دینے کے لیے وزیر اعظم کے دفتر میں این ایف آئی ایس کو آرڈی نیشن اینڈ ٹرانسفارمیشن آفس بنایا جائے گا جو این ایف آئی ایس پر عمل درآمد میں آنے والی ہر دشواری پر قابو پانے میں مدد دے گا جبکہ اسٹیٹ بینک بطور سیکرٹریٹ کام کرتا رہے گا۔

4.3 زرعی قرضہ

زرعی قرضے میں مسلسل نمو ہوتی رہی اور اس کا اجرا پہلی بار ایک ٹریلین روپے سے بڑھ گیا جب مالی سال 19ء میں 1174 ارب روپے کا زرعی قرضہ جاری کیا گیا، یہ مالی سال 18ء کے 973 ارب روپے کے قرضوں کے اجرا کے مقابلے میں 21 فیصد نمو ہے۔ زرعی قرضے کی مشاورتی کمیٹی نے مالی سال 19ء کے لیے 1250 ارب روپے اجرا کا ہدف مقرر کیا تھا اور مالی اداروں نے اس کا 94 فیصد ہدف حاصل کر لیا۔ جہاں تک قرضے کی طلب کا سوال ہے تو مالی ادارے 1519 ارب روپے کی طلب کا 77 فیصد پورا کر سکے جو کہ اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ زیرِ جائزہ سال کے دوران واجب الادا مالکاری کا حجم دان بھی بڑھ کر جون 2019ء کے اختتام پر 562.4 ارب روپے تک پہنچ گیا جو ایک سال قبل 469.4 ارب روپے تھا۔ نیز، مالی سال 19ء میں زرعی قرض گیروں کی تعداد 8 فیصد نمو کے بعد 4.01 ملین تک جا پہنچی جبکہ مالی سال 18ء کے دوران 3.72 ملین زرعی قرض گیر تھے۔ گروپ کے لحاظ سے کارکردگی **جدول 4.3** میں دکھائی گئی ہے۔

جدول 4.3: زرعی قرضے کے اہداف اور اجرا

(ارب روپے)

بینک	م س19ء			م س18ء			فیصد سال بسال
	ہدف	اجرا	حاصل فیصد	ہدف	اجرا	حاصل فیصد	
پانچ بڑے کمرشل بینک	651	653.5	100.4	516	523.9	101.5	25
زرعی ترقیاتی بینک	100	71.5	71.5	125	83.2	66.5	(14)
پی پی سی بی ایل	13	9.7	74.4	15	10.7	71.5	(10)
ڈی پی بی (14)	245	211.9	86.5	200	184.9	92.4	15
اسلامی بینک (5)	50	39.4	78.8	20	16.4	82.0	140
مائکروفنانس بینک (11)	156	154.0	98.7	100	124.8	124.8	23
ایم ایف آئی / آر ایس پی	35	34.0	97.1	25	28.8	115.0	18
مجموعہ	**1,250**	**1,174.0**	**93.9**	**1,001**	**972.6**	**97.2**	21

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان

مذکورہ بالا نمو ملک میں زرعی قرضے کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے مختلف اقدامات کا نتیجہ قرار دی جا سکتی ہے۔ بعض اقدامات کی تفصیل **باکس 4.2** میں دی گئی ہے۔

باکس 4.2: زرعی قرضوں کے فروغ کے لیے اقدامات

- **چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم کا نفاذ:** یہ اسکیم بجٹ کے حکومتی اعلان کے مطابق نافذ کی گئی۔ اسکیم کا مقصد مالی اداروں کو ترغیب دینا ہے کہ وہ پاکستان کے طول و عرض کے اُن چھوٹے کاشت کاروں کو قرضہ جاری کریں جن کے پاس (بینکوں کے لیے قابلِ قبول) کافی رہن نہیں ہے کہ وہ جاری سرمائے کے بینکوں کے تقاضے پورے کر سکیں۔ اسکیم کے 2016ء میں آغاز سے 85 ہزار سے زائد قرض گیروں کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔

- **حکومتِ پنجاب کی ای-کریڈٹ اسکیم:** اسٹیٹ بینک نے حکومتِ پنجاب کی ای-کریڈٹ اسکیم کی تشکیل اور نفاذ میں اس کو سہولت دی۔ اسکیم کے تحت ایک آن لائن پورٹل کے ذریعے ای-پاس بُک اور لینڈ ریونیو کے دیگر خود کار ریکارڈز قابلِ رسائی بنائے گئے ہیں اور شریک مالی ادارے (زرعی ترقیاتی بینک، نیشنل بینک، ٹیلی نار مائکرو فنانس بینک، اخوّت اور این آر ایس پی) چھوٹے کاشت کاروں کو بلا سود قرضے جاری کرنے کے لیے ان ریکارڈز کو استعمال کر رہے ہیں۔ مالی سال 17ء کے موسمِ ربیع سے آغاز کے بعد سے مجموعی طور پر 559512 کاشت کاروں کو 36 ارب روپے جاری کیے جا چکے ہیں۔

- **ورکشاپس / ٹریننگ / استعداد کاری اور آگاہی:** بینکوں اور کاشت کاروں سمیت زرعی قرضے کے متعلقہ فریقوں کی استعداد بڑھانے کے حوالے سے طلب و رسد کے تقاضے پورے کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے تربیتی پروگرامات اور آگاہی کے سیشن منعقد کرتا ہے۔ ان تربیتی پروگراموں میں کاشت کاروں کی مالی خواندگی کا پروگرام اور ویلیو چین کی زرعی فنانسنگ، ویئرہاؤس ریسیٹ فنانسنگ، شریعت سے ہم آہنگ زرعی قرضے وغیرہ جیسے شعبوں کا احاطہ کرنے والے آگاہی سیشن شامل ہیں۔

4.4 خرد مالکاری (مائکرو فنانس)

مالی سال 19ء کے دوران خرد مالکاری بینکوں کے قرضہ جزدان میں 27.6 فیصد نمو ہوئی جس کے بعد وہ 207.5 ارب روپے تک جا پہنچا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں وہ 162.6 ارب روپے تھا۔ اسی طرح خرد مالکاری بینکوں کے چھوٹے قرض گیروں کی تعداد 20.5 فیصد بڑھی اور مالی سال 19ء کے خاتمے پر وہ 3.5 ملین سے زائد ہو گئے۔

جدول 4.4: خرد مالکاری بینکاری کے اظہاریے (ارب روپے میں)

اظہاریے	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	سالانہ نمو (فیصد)
قرض گیروں کی تعداد	2,893,994	3,485,757	20.4
قرضوں کا مجموعی جزدان	162.590	207.500	27.6
امانتیں	207.760	248.809	19.7
امانت گزاروں کی تعداد	22,669,333	34,327,968	51.4
ایکویٹی	37.137	47.176	27
اثاثے	276.102	350.139	26.8
قرض گیری	13.839	27.329	97.4

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان

زیرِ جائزہ عرصے کے دوران خرد مالکاری بینکوں نے مجموعی طور پر 10 ارب روپے سے زائد کی نئی ایکویٹی داخل کی جس سے مجموعی ایکویٹی میں 27 فیصد اضافہ ہوا اور مالی سال 19ء کے خاتمے پر وہ 47.2 ارب روپے تک جا پہنچی جبکہ مالی سال 18ء میں وہ 37.1 ارب روپے تھی۔ خرد مالکاری بینکوں کے ڈپازٹس میں بھی یکساں نمو پائی گئی جو 19.8 فیصد نمو (یا 41 ارب روپے اضافے) سے 248.8 ارب روپے ہو گئے۔ دورانِ سال ڈپازٹرز کی تعداد 22.7 ملین سے بڑھ کر 34 ملین سے زائد تک پہنچ گئی جو ڈپازٹس کی رسائی میں 51.4 فیصد کی شاندار نمو ہے (**جدول 4.4**)۔

مالی سال 19ء کے اختتام پر پاکستان کی خرد مالکاری صنعت کے مجموعی منظرنامے سے معلوم ہوتا ہے کہ خرد مالکاری فراہم کرنے والے اداروں میں گیارہ خرد مالکاری بینک اور ایم سی بی اسلامی بینک کے علاوہ غیر بینک خرد مالکاری کمپنیاں شامل ہیں۔ اس صنعت کو خرد مالکاری کے مجموعی جزدان میں 22.7 فیصد نمو ہوئی جو 54.3 ارب روپے اضافے کے ساتھ جون 2019ء میں 293.6 ارب روپے تک جا پہنچی جبکہ گذشتہ مدت میں یہ 239.4 ارب روپے تھی۔ اسی طرح قرض گیروں کی تعداد بھی جون 2019ء کے اختتام پر 10.6 فیصد اضافے سے 7.1 ملین تک جا پہنچی۔

جدول 4.5: خرد مالکاری صنعت کے اظہاریے (ارب روپے)

اظہاریے	م س 18ء	م س 19ء*	سالانہ نمو (فیصد)
قرض گیروں کی تعداد	6,460,015	7,142,247	10.6
مجموعی قرضے کا جزدان	239.364	293.695	22.7
قرضے کی اوسط بقیہ رقم (روپے)	37,053	41,121	11

ماخذ: پی ایم این مائکرو واچ، شمارہ 48 اور 51

باکس 4.3: خرد مالکاری کے فروغ کے لیے اقدامات

- **مائکرو فنانس بینکوں کے لیے اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی سے مالی تعاون کی روک تھام (اے ایم ایل / سی ایف ٹی)** کا نظام مزید مستحکم بنایا گیا تاکہ متعلقہ سرگرمیوں سے ابھرنے والے مختلف خطرات کم کیے جائیں۔ نظرِ ثانی شدہ ضوابط متعدد نئے شعبوں پر رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات اور خطرات کے پیشِ نظر فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی سفارشات سے مزید ہم آہنگ فریم ورک بھی دیتے ہیں۔ اس اقدام سے اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی سے مالی تعاون کے خطرات کی روک تھام کے لیے مائکرو فنانس بینکوں کی استعداد بڑھی ہے۔

- **ٹیکس کاری کے نظام میں ریلیف** وفاقی حکومت نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی تجویز بذریعہ ضمنی فنانس بل مالی سال 19ء پر فراہم کیا۔ اعلان کے مطابق مائکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں، سستی مکاناتی مالکاری اور فارم کو دیے گئے اضافی قرضوں سے بینکنگ کمپنیز کی ہونے والی سودی آمدنی پر یکم جولائی 2019ء سے ٹیکس کی کم شرح (35 فیصد کے بجائے) 20 فیصد لاگو ہوگی اور یہ چار سال تک لاگو ہوگی (ٹیکس کے سال 2020ء سے 2023ء تک) بشرطیکہ مقررہ شرائط پوری کی جائیں۔ اس طرح مائکرو فنانس بینکوں کو مزید ترغیب ملے گی کہ وہ ترجیحی شعبوں کو قرضہ جاری کریں۔[1]

- **مائکرو فنانس بینکوں کے لیے 'مکاناتی قرضوں' کے تحت قرض گاری کی حد** بڑھانے کے لیے قرضے کا زیادہ سے زیادہ حجم نصف ملین روپے سے بڑھا کر ایک ملین روپے کر دیا گیا۔ نیز، مکاناتی جزدان کے 60 فیصد کو قرضے کی 0.25 ملین روپے حد کے اندر رکھنے کی شرط بھی ختم کر دی گئی ہے۔ مائکرو فنانس بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مکاناتی قرضوں کے انکشاف کی نگرانی کے لیے متعلقہ ادارہ جاتی استعداد اور مناسب طریقہ کار تیار کریں۔

- **قدرتی آفات سے متاثرہ سندھ کے آٹھ اضلاع میں شدید متاثرہ قرض گیروں کو ریلیف** فراہم کرنے کے لیے مائکرو فنانس بینکوں کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ تھرپارکر، عمرکوٹ، سانگھڑ، ٹھٹہ، جامشورو، دادو، بدین اور قنبر شہدادکوٹ میں 'قرضوں کی ری شیڈولنگ / ری اسٹرکچرنگ' کے لیے متاطیہ ضوابط آر-9 کے مطابق تمام ممکنہ اقدامات کریں۔

غیر بینک خرد مالکاری کمپنیاں قرض گیروں کی نسبتاً بڑی تعداد (51.2 فیصد) کو خدمات فراہم کرتی رہیں، جبکہ خرد مالکاری بینکوں نے قرضوں کی مجموعی مالیت (70.7 فیصد) کے لحاظ سے برتری حاصل کی۔ پوری صنعت کا اوسط واجب الادا قرض بڑھ کر 41121 روپے ہو گیا جبکہ غیر بینک حریف اداروں کے مقابلے میں خرد مالکاری بینکوں کی طرف سے پیش کردہ اوسط واجب الادا قرضہ (59528 روپے) پہلے کی طرح بلند سطح پر رہا **(جدول 4.5)**۔

4.5 برانچ لیس بینکاری

اسٹیٹ بینک نے برانچ لیس بینکاری کے لیے ضوابطی فریم ورک 2008ء میں جاری کیا تھا تاکہ تیزی سے بڑھتی ہوئی مالی شمولیت کے لیے کے لیے ڈیلیوری کے متبادل ذرائع کو فروغ دیا جائے۔ پاکستان میں برانچ لیس بینکاری کے میدان میں 13 ادارے موجود ہیں جو بنیادی بینکاری سہولیات جیسے رقم جمع کرانا/ نکلوانا، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی، رقوم کی منتقلی، ملکی ترسیلات، موبائل میں رقوم ڈلوانا کے ساتھ ساتھ سماجی بہبود کی ادائیگیوں میں سہولت اور مائکرو انشورنس جیسی خدمات دے رہے ہیں۔

جدول 4.6: برانچ لیس بینکاری کے اظہاریے

اظہاریے	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء
ایجنٹوں کی تعداد	405,571	421,053
کھاتوں کی تعداد	39,246,468	35,730,704*
فعال کھاتے	21,815,840	22,044,942
امانتیں (ملین روپے میں)	15,345	25,664
سودوں کی تعداد ('ہزاروں' میں)	748,640	1,116,266
لین دین کی مالیت (ملین روپے میں)	3,183,571	4,128,868
سودے کا اوسط حجم (روپے میں)	4,252	3,699
سودوں کی اوسط یومیہ تعداد	2,051,068	3,058,262

*غیر فعال کھاتوں کی بندش کی بنا پر مجموعی کھاتوں میں کمی دیکھی گئی

مالی سال 19ء کے دوران برانچ لیس بینکاری کے تمام اظہاریوں میں شاندار نمو دیکھی گئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرے کے جو طبقے پہلے مالی نظام سے خارج تھے، بینکاری کے ڈجیٹل ذرائع ان طبقوں کو بنیادی مالی خدمات تک آسان رسائی فراہم کرنے کے لیے ان میں بتدریج اپنی جگہ بنا رہے ہیں۔ زیرِ جائزہ عرصے میں فعال کھاتوں کی تعداد 21.8 ملین سے بڑھ کر 22.04 ملین ہوگئی۔ برانچ لیس بینکاری ڈپازٹس 15.3 ارب روپے سے بڑھ کر 25.6 ارب روپے ہوگئے، جبکہ اس عرصے میں 1116 ملین لین دین ہوئے جن کے ذریعے مجموعی طور پر 4.12 ٹریلین روپے استعمال کیے گئے۔

[1] گزٹ آف پاکستان، اضافی، 11 مارچ 2019ء حصہ اوّل۔

4.5.1 برانچ لیس بینکاری ایجنٹوں کی استعداد سازی

اسٹیٹ بینک نے ملک گیر پیمانے پر برانچ لیس بینکاری ایجنٹوں کی استعداد سازی کا آغاز کیا۔ اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں 73 بینک افسران کو بطور ٹریینرز تربیت دی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے اب اس منصوبے کا دوسرا مرحلہ شروع کیا ہے جس کے تحت تربیت یافتہ بینک افسران مالی سال20ء کے دوران دس ہزار برانچ لیس بینکاری ایجنٹوں کو مزید تربیت دیں گے۔ توقع ہے کہ یہ منصوبہ کلاس روم میں تربیت کے ذریعے برانچ لیس بینکاری ایجنٹوں کی استعداد بڑھائے گا۔

4.6 چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی مالکاری

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کا شعبہ پاکستان کی اقتصادی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ پاکستان کے مجموعی کاروباری اداروں کے 90 فیصد سے زائد چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے ہیں، جن میں غیر زرعی افرادی قوت کا 80 فیصد سے زائد کام کرتا ہے اور جو 25 فیصد برآمدی آمدنی ملک میں لاتا ہے۔ ملازمتوں کی تخلیق اور غربت کے خاتمے کے لیے ایس ایم ای شعبہ بڑی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم بینک ایس ایم ای شعبے کو قرض دینے سے گریز کرتے ہیں جس کی وجوہات اُن کے نزدیک یہ ہیں: اس شعبے کی پُرخطر حیثیت، لین دین کی زائد لاگت، ایس ایم ای اداروں کی کاروباری ضروریات کو پورا کرنے والی بینک مصنوعات کی قلت اور مالی خواندگی کی پست شرح۔ ایس ایم ای مالکاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

4.6.1 ایس ایم ای مالکاری کے اہداف

بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو ایس ایم ای کی واجب الادا مالکاری کا 2019ء کے لیے 898 ارب روپے کا ہدف تفویض کیا گیا تھا جنہوں نے 30 جون 2019ء تک 464.85 ارب روپے کے ایس ایم ای قرضے جاری کیے، جس سے ایس ایم ای قرضوں کے واجب الادا اجزادان میں سال بسال 12.8 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے۔

4.6.2 پاکستان میں محفوظ لین دین کے فریم ورک کا استحکام

اسٹیٹ بینک محفوظ لین دین کی برقی رجسٹری برائے ضمانت (Secured Transactions Electronic Collateral Registry) یا ایس ٹی سی آر کے قیام کے لیے خزانہ ڈویژن، حکومتِ پاکستان کی معاونت کر رہا ہے۔ ایس ٹی سی آر کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے اپنے منقولہ اثاثوں کو بطور ضمانت استعمال کرتے ہوئے مالی اداروں سے قرضے لے سکیں کیونکہ یہ رجسٹری بینکوں کو اجازت دے گی کہ وہ نان انکارپوریٹڈ اداروں کے منقولہ اثاثوں پر چارج حاصل کر سکیں۔

4.6.3 پاکستان کریڈٹ گارنٹی کمپنی کا قیام

بینک چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو جو قرضہ دیتے ہیں اس پر بینکوں کو خطرے میں شراکت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے اور ایس ایم ای اداروں کو قرضوں تک رسائی فراہم کرنے کے لیے پاکستان کریڈٹ گارنٹی کمپنی کے نام سے ایک الگ ادارہ بنایا گیا ہے۔ یہ کمپنی ایس ای سی پی کے پاس انکارپوریٹڈ ہے اور 31 دسمبر 2019ء سے فعال ہو گی۔

4.7 ایس ایم ای اداروں کے لیے اسٹیٹ بینک کی نومالکاری اسکیمیں

4.7.1 ایس ایم ای اداروں کو جدید بنانے کے لیے نومالکاری سہولت

موجودہ ایس ایم ای یونٹوں کو جدید بنانے کے لیے اور معیاری مصنوعات کی تیاری کے لیے نئے ایس ایم ای یونٹوں کے قیام کے لیے درمیانی سے طویل مدت کی مالکاری سہولت موجود ہے۔ اسلامی بینکاری کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیشِ نظر اِس اسکیم کے شریعت سے ہم آہنگ متبادل بھی متعارف کرائے گئے ہیں۔

4.7.2 خاتون آجرین کے لیے نومالکاری اور کریڈٹ گارنٹی اسکیم

خاتون آجرین کو 5 فیصد شرحِ سود پر 1.5 ملین روپے تک سستی مالکاری حاصل کرنے میں مدد دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2019ء میں اس اسکیم کا دائرہ کار ملک کے تمام اضلاع تک وسیع کر دیا۔ نیز، شریک اداروں کے لیے خطرے سے 60 فیصد تحفظ بھی دستیاب ہے۔

4.7.3 چھوٹے اداروں (ایس ای) کی مالکاری اور کریڈٹ گارنٹی اسکیم برائے خصوصی افراد

ملک میں خصوصی افراد کی معاشی و سماجی زندگی بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے "چھوٹے اداروں (ایس ای) کی مالکاری اور کریڈٹ گارنٹی اسکیم برائے خصوصی افراد" کا آغاز کیا۔ اسٹیٹ بینک کی نومالکاری شرح صفر فیصد رکھی گئی ہے اور مالی ادارہ 5 فیصد پر قرضہ جاری کرے گا جس میں خطرے سے 60 فیصد تحفظ بھی حاصل ہو گا۔

4.7.4 آگاہی کا فروغ اور استعداد کاری

ایس ایم ای قرضوں کے فروغ کے لیے تربیت اور استعداد کاری اسٹیٹ بینک کے اہم اصولوں میں شامل ہے۔ اسٹیٹ بینک کا تربیتی ادارہ نباف ایس ایم ای بینکاروں کے لیے 2018ء سے 100 سے زائد تربیتی پروگرام منعقد کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی-بی ایس سی بھی جنوری 2018ء سے جون 2019ء تک پاکستان کے طول و عرض میں ایس ایم ای اداروں کے لیے تقریباً 200 آگاہی سیشن منعقد کر چکے ہیں۔ اسی طرح ایس ایم ای اداروں کے لیے آگاہی سیشن بینکوں نے بھی منعقد کیے ہیں۔

4.8 ایس بی پی نومالکاری سہولیات

اسٹیٹ بینک ترجیحی شعبوں کی مالکاری اور معیشت کی ترقی کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ یہ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے ذریعے برآمدی نوعیت کی صنعتوں اور ایس ایم ای شعبے کو قلیل مدتی اور طویل مدتی نومالکاری سہولت فراہم کرتا ہے تاکہ برآمدات کو فروغ ملے اور ترجیحی شعبوں کی ترقی میں تعاون کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک مالی اداروں کے ذریعے برآمدکنندگان کو درج ذیل مالکاری سہولیات دیتا ہے۔

4.8.1 برآمدی مالکاری اسکیم

برآمدی مالکاری اسکیم برآمدکنندگان کو راغب کرنے کے لیے جاری سرمائے کے قرضے کی قلیل مدتی سہولت ہے اس اسکیم کے تحت قرضہ 3 فیصد کی رعایتی شرح پر دستیاب ہوتا ہے۔ 30 جون 2019ء تک واجب الادا برآمدی قرضے 379 ارب روپے تھے جو گذشتہ سال سے 35 فیصد زائد ہیں۔

4.8.2 طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف / اسلامی ایل ٹی ایف ایف)

طویل مدتی مالکاری سہولت / طویل مدتی اسلامی مالکاری سہولت برآمدی نوعیت کی صنعتی ترقی کے فروغ کے لیے ایک طویل مدتی سہولت ہے۔ ایل ٹی ایف ایف / اسلامی ایل ٹی ایف ایف کے تحت فی منصوبہ حد اپریل 2019ء میں 1.5 ارب روپے سے بڑھا کر 2.5 ارب روپے کر دی گئی ہے۔ 30 جون 2019ء کے اختتام پر ایل ٹی ایف ایف / اسلامی ایل ٹی ایف ایف کے تحت واجب الادا قرضہ 114 ارب روپے سے سال بسال 38 فیصد بڑھ کر 157 ارب روپے ہو گیا۔

4.8.3 زرعی پیداوار کے ذخیرے کے لیے اسلامی مالکاری سہولت

اسٹیٹ بینک نے شریعت سے ہم آہنگ اسکیم فراہم کرنے کی غرض سے 'زرعی پیداوار کے ذخیرے کے لیے اسلامی مالکاری سہولت' (آئی ایف ایف ایس اے پی) فروری 2019ء میں متعارف کرائی۔ اس سہولت کے تحت صارفین زرعی پیداوار ذخیرہ کرنے کی خاطر فولاد / دھات / کنکریٹ کے چارہ گودام (Silo)، ویئر ہاؤس اور سرد خانے بنانے کے لیے، ان میں توسیع کے لیے اور ان میں توازن و ترقی لانے کے لیے اسلامی بینکاری اداروں سے طویل مدتی مالکاری حاصل کر سکیں گے۔

4.9 مکاناتی مالکاری

بینکوں اور ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ سے لیے گئے قرضوں کی واجب الادا رقم آخر جون 2019ء کو 101.3 ارب روپے ہے جبکہ گذشتہ سال یہ 88.2 ارب روپے تھی اس طرح 17.6 فیصد کی نمو ہوئی۔ جزدان کے حجم میں قابلِ ذکر نمو کے باوجود پاکستان میں نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں رہن قرضوں کا تناسب اب بھی تقریباً 1.7 فیصد ہے۔

اس عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک نے مکاناتی قرضوں میں بینکوں اور مالی اداروں کے اثرات بڑھانے کی غرض سے درج ذیل اہم اقدامات کیے:

4.9.1 اسٹیٹ بینک کی سستے مکاناتی قرضوں کی پالیسی

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 11 مارچ 2019ء کو سستے مکاناتی قرضوں کی پالیسی کا اعلان کیا جس میں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو ضوابطی رعایت دی گئی، مکاناتی مالکاری کے اہداف بینکوں کو دیے گئے اور خصوصی زمروں کی خاطر سستے مکانات کے لیے رعایتی متعین شرح پر قرضے کی سہولت متعارف کرائی گئی۔

4.9.2 خصوصی زمروں کی خاطر سستے مکانات کے لیے قرضے کی سہولت

یہ اسکیم معاشرے کے خصوصی زمروں یعنی بیواؤں، مخنث اور اسپیشل افراد کو مکانات کے لیے طویل مدتی اور سستے قرضے کی دستیابی کی سہولت دیتی ہے۔ اسکیم کے تحت 3 ملین روپے تک کے ایک مکان کے لیے 2.7 ملین روپے تک کا قرضہ دینے کی بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو اجازت ہے۔ قرضے کی مدت ساڑھے 12 سال ہوگی اور حتمی صارف کے لیے شرحِ سود 5 فیصد ہوگی جبکہ اسٹیٹ بینک بینکوں / ایچ بی ایف سی ایل کو ایک فیصد نو مالکاری فراہم کرے گا۔

4.9.3 سستے مکانات کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو ضوابطی ترغیبات

سستے مکانات کے لیے قرضوں کو فروغ دینے کی غرض سے مکاناتی قرضوں کے موجودہ محتاطیہ ضوابط اور دیگر ضوابطی تقاضوں میں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو رعایتیں پیش کی جارہی ہیں:

- مکاناتی مالکاری جزدان پر ذخائر کی موجودہ 0.5 فیصد سے 1.5 فیصد عمومی شرط سستے مکانات کے قرضوں پر لاگو نہیں ہوگی۔
- سستے مکانات کے قرضوں کے لیے قرضہ تامالیت (ایل ٹی وی) تناسب 85:15 ہوتا ہے جسے رعایت کے تحت 90:10 کر دیا گیا ہے۔
- رئیل اسٹیٹ میں انکشاف کی حد (جو کہ قرضوں اور سرمایہ کاری جزدان کا 10 فیصد ہے) کا تخمینہ لگانے کے لیے سستے مکانات کے قرضوں میں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے انکشاف کو شامل نہیں کیا جائے گا۔
- سستے مکانات کے قرضوں کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو اجازت دی جائے گی کہ وہ کسی ایک مکان کی مالیت کو سوسائٹی / کالونی میں اُسی لے آؤٹ اور سائز کے ہر مکان کی مالیت کے لیے استعمال کر سکیں، بجائے اس کے کہ ہر مکان کی الگ الگ مالیت نکالی جائے۔
- سستے مکاناتی قرضوں کے انکشاف پر 25 فیصد کا بہ وزن خطرہ لاگو ہوگا جس کا مقصد شرحِ کفایتِ سرمایہ کا تخمینہ لگانا ہے (موجودہ بہ وزن خطرہ 35 فیصد ہے)۔
- پاکستان مارگیج ریفنانس کمپنی سے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی قرض گیری مطلوبہ نقدِ محفوظ اور لازمی شرحِ سیالیت کی برقراری سے مستثنیٰ ہوگی۔
- مائکروفنانس بینکوں کے لیے مکاناتی مالکاری کی حد میں اضافہ:
  - مائکروفنانس بینکوں کو ایک مکاناتی قرضے کا زیادہ سے زیادہ حجم 0.5 ملین روپے سے بڑھا کر 1 ملین روپے کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔
  - مکاناتی قرضوں پر 0.25 ملین روپے سے زائد انکشاف پر 40 فیصد کی ضوابطی حد ہٹا دی گئی ہے۔

4.9.4 بینکوں کے لیے مکاناتی قرضوں کے اہداف

اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو مکاناتی قرضے کے مجموعی جزدان کے لیے اہداف تفویض کیے ہیں جبکہ بینکوں اور ایچ بی ایف سی ایل کو خصوصی زمروں کے لیے سستے مکاناتی قرضوں کے اہداف دیے ہیں۔ بینکوں کو نومالکاری حد بھی فراہم کی گئی ہے، جسے خصوصی زمروں کو دیے گئے سستے مکاناتی قرضے فراہم کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

4.9.5 پاکستان مارگیج ری فنانس کمپنی

رہن قرضے دینے والے بنیادی اداروں (پی ایم ایل) کو طویل مدتی رقوم فراہم کرنے کے لیے پاکستان مارگیج ریفنانس کمپنی (پی ایم آر سی) مئی 2015ء میں قائم کی گئی تھی۔ پی ایم آر سی نے اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں اور اس کا واجب الادا نومالکاری جزدان 30 جون 2019ء تک 7 ارب روپے سے زائد ہے۔

4.9.6 انفراسٹرکچر پروجیکٹ فنانس

انفراسٹرکچر پروجیکٹ فنانسنگ کا واجب الادا جزدان آخر جون 2019ء کو 728 ارب روپے تک پہنچ گیا جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 698.3 ارب روپے تھا جبکہ مجموعی واجب الادا جزدانوں میں غیر فعال قرضوں کا تناسب زیرِ جائزہ عرصے میں کم ہو کر 1.86 فیصد ہو گیا جو پہلے 2.1 فیصد تھا۔

اسٹیٹ بینک کی نظر ثانی شدہ مالکاری اسکیم برائے قابلِ تجدید توانائی نے امید افزا کارکردگی دکھائی ہے۔ اس اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک نے 102 میگاواٹ کی مجموعی استعداد والے 37 منصوبوں کے لیے مالکاری فراہم کی۔ اس اسکیم کے تحت نومالکاری کے لیے واجب الادا رقم آخر جون 2019ء تک 9.1 ارب روپے ہے۔ طلب کے پیشِ نظر اس اسکیم کے موثر ہونے کا عرصہ مزید 3 سال کے لیے بڑھا کر اس کا دائرہ کار بڑھایا گیا ہے اور خصوصیات کا اضافہ کیا گیا ہے۔